کانوں کی لَو اور قلموں کے درمیان والے حصے کو وضو میں دھونا ضروری ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9263

تاریخ اجراء: 11 شعبان المعظم 1446ھ/10 فروری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا وضو میں چہرہ دھوتے ہوئے، کانوں کی لَو کے بالکل ساتھ والی جگہ، جو کہ قلموں کے بال اور لَو کے درمیان ہوتی ہے اور وہاں بال بھی نہیں ہوتے، کیا چہرہ دھوتے ہوئے اُسے دھونا بھی ضروری ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

قَلَموں کے بال جو کہ کان کے محاذی اور برابر ہوتے ہیں۔ اِن قلموں اور کان کی لو کی درمیانی جگہ صاف ہوتی ہے، یہاں بال نہیں اُگتے۔ شرعی اعتبار سے وضو میں چہرہ دھوتے ہوئے اِس حصہ کا دھونا بھی فرض ہے۔ یہ جگہ چہرہ کی حد سے خارج نہیں، بلکہ داخل ہے۔

وضو میں اِس جگہ کو دھونے کے متعلق "تنویر الابصار و در المختار" میں ہے: "یجب غسل ما بین العذار و الاذن لدخوله فی الحد، به یفتی" ترجمہ: عِذار اور کان کی درمیانی جگہ کا دھونا ضروری ہے، کیونکہ وہ حصہ بھی چہرے کی حد میں داخل ہے۔ اِسی پر فتویٰ ہے۔ (تنویر الابصار و در المختار مع رد المحتار، جلد 01، ارکان الوضو، صفحہ 320، مطبوعہ دار الثقافة و التراث، دمشق)

"به یفتی" کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (وِصال: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "هو ظاهر المذهب، وهو الصحيح، وعليه أكثر المشايخ: قال في البدائع: وعن أبي يوسف عدمه، و ظاهره أن مذهبه بخلافه بحر؛ لأن كلمة عن تفيد أنه رواية عنه" ترجمہ: یہی ظاہرِ مذہب، قولِ صحیح اور اکثر مشائخِ مذہب کا اعتماد کردہ قول ہے۔ علامہ کاسانی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے "بدائع الصنائع" میں لکھا: امام ابو یوسف

رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قول "اس حصے" کا چہرے کی حد میں داخل نہ ہونا ہے، لیکن ظاہر یہی ہے کہ اُن کا مذہب اس کے بر خلاف اور طرفین کے موافق ہی ہے، جیسا کہ "بحر الرائق" میں ہے، کیونکہ "عن" کا کلمہ یہ اشارہ اور فائدہ مہیا کرتا ہے کہ یہ اُن کی ایک روایت ہے۔(**مذہبِ مختار نہیں**۔)(ردالمحتار مع درمختار، جلد01، ارکان الوضو، صفحہ322، مطبوعہ دار الثقافۃ والتراث، دمشق)

امامِ اہلِ سنَّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: "داڑھی کا بالائی حصہ جو کانوں کے محاذی ہوتا ہے، جسے عربی میں "عِذار" کہتے ہیں، **اس حصے اور کان کے بیچ میں جلد کی ایک صاف سطح ہوتی ہے، جس پر بال نہیں نکلتے**۔ یہاں اُس سطحِ خالی میں خلاف ہے کہ عِذار والے کے لیے اِس روایت پر اُس کا دھونا ضروری نہیں **اور ظاہر الروایۃ و مذہب معتمد میں مطلقاً فرض ہے۔**" (فتاوی رضویہ، جلد01، صفحہ267، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

"معجم لغة الفقهاء" میں ہے: "العِذار: بكسر العين، ج: عذر، موضع الشعر الذي يحاذي الاذن"

ترجمہ: "عِذار" عین کی کسرہ کے ساتھ ہے۔ اِس کی جمع "عُذُر" ہے۔ بالوں کی وہ جگہ کہ جو کان کے مقابل ہوتی ہے۔(معجم لغة الفقهاء، صفحہ307، مطبوعہ دار النفائس للطباعۃ والنشر)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net